محمد عمر فاروق

اقبال دشمنی......ایک تشنہ پہلو

روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ راولپنڈی کے ۹ر نومبر ۲۰۰۴ء کے ادبی ایڈیشن میں جناب ڈاکٹر محمد ایوب صابر کا جناب راشد حمید کو دیا گیا ایک تفصیلی اور معلوماتی انٹرویو عنوانِ بالا کے تحت اشاعت پذیر ہوا۔ محترم ڈاکٹر محمد ایوب صابر نے اس انٹرویو میں اقبال دشمن اور اقبال دوست مصنفین اور کتب کا تذکرہ کرتے ہوئے متعدد صاحبانِ قلم اور اُن کی کتابوں کے نام گنوائے ہیں لیکن حیرت ہوئی کہ ان کی اس فہرست میں بعض اہم نام شامل ہونے سے کیونکر رہ گئے؟ مثلاً اقبال دشمن مصنفین کی فہرست میں علامہ اقبال کے قادیانی بھتیجے شیخ اعجاز احمد اور اُن کی کتاب ’’مظلوم اقبال‘‘ کا نام شامل نہیں ہے۔ شیخ اعجاز احمد نے جو مرتے دم تک قادیانی رہے‘ اپنی کتاب میں علامہ اقبال کی قادیانیت کی مخالفت کرنے کی وجہ مجلس احرار اسلام سے اثر پذیری بتائی ہے۔ شیخ اعجاز احمد کے قادیانی عقائد کے باعث ہی علامہ اقبال نے انہیں اپنے بچوں کی گارڈین شپ سے ہٹا دیا تھا اور اُن کی جگہ سر راس مسعود کو مقرر فرمایا تھا۔ اس کی تفصیل سر راس مسعود کے نام علامہ اقبال کے خط میں ملتی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اقبال کے اس خط کو قطع برید کر کے ’’اقبال نامہ‘‘ میں چھاپا گیا۔ اس محرف خط سے شیخ اعجاز احمد کی تعریف ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اصل خط محفوظ ہے جو دانستہ مخفی رکھے گئے حقائق کا بھانڈا پھوڑ دیتا ہے۔

دوسری کتاب عبدالمجید سالک کی ’’ذکرِ اقبال‘‘ ہے جس کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ عبدالمجید سالک نے ’’ذکرِ اقبال‘‘ میں اقبال کے برادرِ بزرگ شیخ عطا محمد پر قادیانی ہونے کا بہتان لگایا ہے۔ اس طرح سالک نے اقبال کے استاد علامہ سید میر حسن اور آنجہانی مرزا قادیانی کے مابین ملاقاتوں کا تذکرہ کر کے بین السطور سید میر حسن کو قادیانیوں کا ہم نوا ظاہر کرنے کی سعیٔ لاحاصل کی ہے۔ اس سے پیشتر عبدالمجید سالک نے غلام احمد قادیانی کو مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ گانٹھنا چاہا تھا ‘جس کی تردید خود مولانا ابوالکلام آزاد کی طرف سے آئی تو پھر سالک کو اپنا بیان واپس لیتے ہی بنی۔ یاد رہے کہ عبدالمجید سالک کے والدین قادیانی تھے اور آخر دم تک قادیانیت پر قائم رہے۔ سالک نے اقبال اور قادیانیت کے ضمن میں ہی قلم کا رندہ نہیں چلایا بلکہ اقبال کی دوسری شادی کا معاملہ، نام نہاد رنگ رلیاں، وائسرائے ہند کی شان میں اقبال کا مسدس لکھنا وغیرہ بیان کر کے اقبال کی عظمت کو بھی جھٹلایا اور اقبال دشمنوں کی خوشی کے لیے سامان بہم پہنچایا ہے۔

علامہ اقبال کے دفاع میں لکھی جانے والی کتب میں ایک اہم کتاب آغا شورش کاشمیری کی ’’اقبالی مجرم‘‘ کا ذکر بھی عنقا ہے۔ ’’اقبالی مجرم‘‘ میں شورش کاشمیری نے ’’ذکرِ اقبال‘‘ (عبدالمجید سالک) ’’شعرِ اقبال‘‘ (سید عابد علی

عابد)اور''فکرِ اقبال(خلیفہ عبدالحکیم) کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے اور اقبال کی شخصیت اور فکر وفن پر اڑائے گئے گردوغبار کو صاف کیا ہے۔

شورش کاشمیری ہی کی دوسری کتاب''فیضانِ اقبال'' بھی مذکورہ فہرست میں شامل نہیں ہے۔حالانکہ یہ کتاب اقبال کی ہمہ جہت شخصیت اور اُن کی فکر ونظر کو سمجھنے میں دیگر تمام کتب میں انفرادی حیثیت کی حامل ہے اور اقبال کی شخصیت کو ایکسپلائٹ کرنے والوں کے عزائم کو ملیامیٹ کرتی ہے۔

فہرست مذکورہ میں حال ہی میں شائع ہونے والی شورش کاشمیری کی کتاب''اقبالیاتِ شورش'' سے بھی تجاہل عارفانہ برتا گیا ہے۔اس کتاب میں مولانا مشتاق احمد نے بڑی عرق ریزی سے ہفت روزہ''چٹان'' میں سے شورش کاشمیری کے اقبال سے متعلق مضامین،تقاریر اور منظومات کو یکجا کر دیا ہے۔

''اقبال اور قادیانیت''،نعیم آسی کی معرکہ آرا کتاب ہے اور غالباً اس موضوع پر پہلی کتاب بھی ہے۔بعدازاں پروفیسر خالد شبیر احمد نے بھی اسی عنوان سے ایک وقیع کتاب لکھی۔اسی طرح عبدالمجید خان ساجدؔ کی کتاب''ختم نبوت اور عقیدۂ اقبال''،جو شیخ عبدالماجد قادیانی کی کتاب''اقبال اور احمدیت''کا مدلل جواب ہے۔''اقبال اور احمدیت''،جسٹس(ر) جاوید اقبال کی کتاب''زندہ رود اقبال'' کے جواب میں لکھی گئی۔اس کتاب میں اقبال کی ذات اور شخصیت کو جس بری طرح رگیدا گیا اور جس طرح ان کی قومی زندگی کی مسخ شدہ تصویر کشی کی گئی،اس کا تقاضا تھا کہ کتاب کو ضبط کر کے اس کے دریدہ دہن مصنف کو عبرت ناک سزا دی جاتی لیکن ہر طرف سے مکمل سکوت اختیار کر کے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا گیا۔چاہیے تو یہ تھا کہ فرزندِ اقبال جناب جاوید اقبال ازخود ان ہفوات کا جواب لکھتے یا پھر اقبال کے نام پر قائم اور لاکھوں روپے سالانہ وصول کرنے والے سرکاری ادارے اس کا نوٹس لیتے لیکن صد افسوس کہ اقبال کے ان سرکاری مجاوروں کے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگی اور میدان خالی پا کر قادیانی گماشتے خوشی سے بغلیں بجاتے پھرے۔تا آنکہ ایک بے وسائل درویش،مگر حبِ وطن اور عشقِ رسالت سے سرشار رجلِ عظیم عبدالمجید خان ساجدؔ نے''ختم نبوت اور عقیدۂ اقبال'' لکھ کر قادیانیوں کے منہ میں لگام ڈال دی۔

جناب ڈاکٹر محمد ایوب صابر کی یہ بات بھی محل نظر ہے کہ قادیانیوں نے ۱۹۳۵ء میں علامہ اقبال کے خلاف محاذ کھولا۔بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے تو اقبال کے خلاف جون ۱۹۳۳ء میں ہی محاذ کھول دیا تھا۔جب اقبال نے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیتے ہوئے قادیانیوں کے متعلق فرمایا تھا:

> ''بدقسمتی سے کشمیر کمیٹی میں بعض ایسے ممبر بھی موجود ہیں جو اپنے مذہبی پیشوا کے علاوہ کسی اور کی اطاعت تسلیم نہیں کرتے۔''(روزنامہ''انقلاب''لاہور۔۲۳رجون ۱۹۳۳ء)

تو اقبال کے اس بیان کے بعد قادیانیوں نے علامہ اقبال کی مخالفت پوری شدومد کے ساتھ شروع کر دی تھی۔ جو ۱۹۳۵ء میں انتہا تک پہنچا دی گئی۔ یہاں تک کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے علامہ اقبال کے متعلق انتہائی نازیبا القابات استعمال کرتے ہوئے ذہنی پستی کی گہرائیوں کو چھو لیا۔ زبان ملاحظہ کیجیے:

''قادیانیوں سے بغض رکھنے والا روحانی بیمار، کمزور ایمان ......بیسویں صدی کا فلسفی ان تحریکات سے آگاہ نہیں، جن سے اس وقت کے معمولی نوشت وخواند والے لوگ آگاہ ہیں۔'' (روزنامہ ''الفضل'' قادیان۔ ۱۸ر جولائی ۱۹۳۵ء)

ان گزارشات کا ماحصل یہ ہے کہ ایک طرف تو اقبال پر غرّانے کے لیے ہمہ وقت تیار منکرین ختم نبوت تیار ہیں اور ان کے مرفوع القلم لکھاری جو جی میں آتا ہے، قلم کی ابکائیوں کی صورت میں اُگل رہے ہیں اور دوسری طرف جب کوئی درویشِ خدامست اُن کا قافیہ تنگ کر کے اقبال کی شخصیت کا اُجلا پن سامنے لاتا ہے تو اس کی خدمات کا اعتراف تو کجا اس کے سرسری ذکر سے بھی گریز کرنا ہر لحاظ سے نامناسب اور ناروا ٹھہرتا ہے۔ جس کی توقع اہل علم سے ہرگز نہیں کی جا سکتی۔

جانباز مرزاؒ......حیات وادبی خدمات

تحریکِ آزادی کے نامور کارکن اور ممتاز شاعر وادیب جانباز مرزا مرحوم پر محمد عمر فاروق، ایم فل (اردو) کا مقالہ بعنوانِ بالا کے تحت لکھ رہے ہیں۔ (جس کی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے باضابطہ طور پر منظوری واجازت دے دی ہے۔) جو احباب جانباز مرزا کے حالاتِ زندگی اور اُن کی تخلیقات سے متعلق معلومات رکھتے ہوں۔ نیز ان کے پاس جانباز مرحوم کی نظمیں، خطوط، مضامین اور ماہنامہ ''تبصرہ'' کے شمارے موجود ہوں، از راہ کرم اُن کی کاپی عطا فرمائیں یا آگاہ فرمائیں۔ خود حاضر ہو کر بصد شکریہ استفادہ کیا جائے گا۔

جانباز مرزا کی درج ذیل تصنیفات تاحال دستیاب نہیں ہو سکیں۔ ان کے متعلق معلومات مطلوب ہیں:

۱ ''حبسیاتِ جانباز'' (کلام)
۲ ''درسِ حریت'' (کلام)
۳ ''تارِ گریباں'' (کلام)
۴ ''اور دیکھتا چلا گیا''

رابطہ محمد عمر فاروق 71/10 فیصل چوک تلہ گنگ، ضلع چکوال